السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورہ فاتحہ کے بعد امام کے کچھ دیر کےلئے وقوف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہ تاکہ مقتدی فاتحہ پڑھ سکے اور اگر امام یہ وقفہ نہ کرے تو پھر مقتدی فاتحہ کس وقت پڑھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بات کی کوئی صحیح اور صریح دلیل نہیں ہے کہ امام سکوت اختیار کرے تاکہ جہری نماز میں مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ سکے ، مقتدی کو چاہیئے کہ وہ اس وقت فاتحہ پڑھے جب امام قرات کے درمیان سکوت کرے اور اگر امام قرات کے درمیان سکوت نہ کرے تو مقتدی کو چاہیئے کہ فاتحہ کو اپنے جی میں پڑھ لے خواہ امام قرات ہی کیوں نہ کر رہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہوجائے کیونکہ نبی ﷺ کے حسب ذیل ارشاد کے عموم کا تقاضا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کو ہر رکعت میں پڑھا جائے :

«لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب» (متفق علیہ)

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے ۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟''صحابہ نے عرض کیا ''جی ہاں'' فرمایا :

«لاتفعلوا الابفاتحۃ الکتاب فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرابہا»

(مسند احمد 'سنن ابی داود' و صحیح ابن حبان باسناد حسن)

''سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی ۔'' (احمد 'سنن ابی داود' ابن حبان ، اس کی سند حسن ہے)

یہ دونوں حدیثیں حسب ذیل ارشاد باری تعالی اور ارشاد نبوی کے عموم کی تخصیص کردیتی ہیں ۔

وَإِذا قُرِئَ القُرءانُ فَاستَمِعوا لَهُ وَأَنصِتوا لَعَلَّكُم تُرحَمونَ ٢٠٤ ... سورة الاعراف

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔''

''امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا اس سے اختلاف نہ کرو، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو۔'' (صحیح مسلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص230

محدث فتویٰ